



سوال

(299) ہر عملی کفر سے انسان اسلام سے خارج نہیں ہوتا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علمائے کرام ترک نماز کو ”عملی کفر“ قرار دیتے ہیں اور ”عملی کفر“ کی وجہ سے کسی کو دائرہ اسلام سے خارج نہیں کیا جاسکتا۔ الایہ کہ وہ ایسے اعمال کا ارتکاب کرے جسے علماء نے اس قانون سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ مثلاً ذات باری تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرنا۔ تو کیا تارک نماز بھی مستثنیٰ ہے؟ اور کیوں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہر ”عملی کفر“ کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس سے انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ بلکہ کچھ ایسے ہیں جن سے انسان دائرہ اسلام سے نکل جاتا ہے اور وہ ایسے اعمال ہیں جن سے دین کی توہین اور بے حرمتی ظاہر ہوتی ہے مثلاً قرآن مجید پر پاؤں رکھ دینا یا اللہ تعالیٰ کے کسی رسل کو گالی دینا جب کہ اسے معلوم ہو کہ وہ اللہ کا رسول ہے یا کسی کو اللہ کا بیٹا قرار دینا یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ کرنا یا غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کرنا۔ فرض نماز میں سستی کی وجہ سے ترک کر دینا بھی اسی قسم کے اعمال میں آتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

(الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ) (سنن ترمذی رقم ۲۶۲۳، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ رقم ۱۰۷۹، مسند احمد، ۳۳۶/۵، مستدرک الحاکم ۱/۱، سنن الدر امی، السنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۳۶۶، مصنف ابن ابی شیبہ ۱۱/۳۳۳ و صحیح ابن جبان رقم ۱۲۵۳)

”ہمارے اور ان کے درمیان عمد نماز ہی ہے (یعنی نماز ہی سے ثابت ہوتا ہے کہ فلاں قبیلہ کے لوگ مسلمان ہیں۔ اس لئے انہیں مسلمانوں والے حقوق دیئے جاتے ہیں) اور جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا“

اس حدیث کو امام احمد ترمذی ابو داؤد نسائی اور ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ حضرت یزید بن حصیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اس کے علاوہ نبی ﷺ نے فرمایا:

(بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلَاةِ) (صحیح مسلم)

”بندے اور کفر و شرک کے درمیان حد فاصل ترک نماز ہے۔“

(یعنی بندہ ترک نماز کی وجہ سے کفر و شرک سے جا ملتا ہے۔ بندے اور کفر کو ملانے والا رابطہ ترک نماز ہے) اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی کتاب ”صحیح“ میں حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔



هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوى دار السلام

ج 1

محدث فتوى